# یو این او کے بعد Concert of Democracy

## یو این او کا دکھاوا بھی امریکہ کو گوارا نہیں

**یو این او: پرانا تماشہ ختم ہو گیا**

امریکی حکومت کی پشت پناہی سے تشکیل دی گئی ماہرین کی ایک ٹیم نے امریکی مفادات کے تحفظ کے لیے نئی حکمت عملی تیار کی ہے اس حکمت عملی کے مطابق ''معاہدہ جمہوریت'' یا Concert of Democracy [اس کا درست اور معنوی ترجمہ ''تماشائے جمہوریت'' مناسب ہے] تشکیل دیا جائے گا جو کہ اقوام متحدہ کے متوازی کام کرے گا یا پھر اقوام متحدہ کی جگہ لے لے گا۔

''پرنسٹن پروجیکٹ'' کے نام سے جاری کیا جانے والا یہ منصوبہ گزشتہ دو سال سے کام کر رہا ہے اور اس کے اراکین کی تعداد ۴۰۰ تک پہنچ گئی ہے اس کی صدارت بیک وقت سابق امریکی صدر ریگن کی انتظامیہ کے رکن سیکریٹری آف اسٹیٹ جارج شلٹز اور سابق امریکی صدر بل کلنٹن کے قومی سیکوریٹی کے مشیر ٹونی لیک کر رہے ہیں۔

**کنسرٹ آف ڈیموکریسی: نیا تماشہ**

یہ اتحاد جسے Concert of Democracy کا نام دیا گیا ہے۔ یہ طاقت ور اقوام کو اقوام متحدہ سے رجوع کیے بغیر اہم فیصلے کرنے کا اختیار تفویض کرے گا۔

''Concert of Democracies جمہوریتوں کا اتحاد'' اقوام متحدہ میں اصلاحات کے لیے دباؤ ڈالے گا اور اگر ایسا کرنے میں ناکام رہا تو اس کو تبدیل کر دے گا۔ یہ بات پرنسٹن پروجیکٹ کی شریک ناظم اور Woodrow Wilson School of Public and International Affair کی ڈین Anne-Marie Slaughter نے کہی۔ انھوں نے مزید کہا کہ:

''نیوکلیائی صلاحیتوں کے حصول اور ناکام ہوتی ہوئی ریاستوں کے اس دور میں ایسے بین الاقوامی

اختیار کی ضرورت ہے جو ان ریاستوں پر عارضی حکمرانی قائم کر سکے۔ اگر اقوام متحدہ اپنا یہ کردار ادا کرنے میں ناکام ہو جاتی ہے تو ہمیں ایک ہمہ پہلو قانون سازی کے لیے دوسرے طریقوں پر غور کرنا ہوگا''۔

**کسی کا ویٹو گوارا نہیں: ہم سب سے برتر**

پرنسٹن پروجیکٹ کی طرف سے جاری کی جانے والی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ابتداء میں یہ گروپ موجودہ مقامی اور عالمی اداروں کے ساتھ مل کر کام کرے گا اور اگر یہ ادارے اس نئے اتحاد کے ساتھ تعاون میں ناکام رہے تو یہ آزادانہ کام کرے گا۔ یہ نیا اتحاد بالخصوص اس صورت حال میں اپنا کردار ادا کرے گا جب کسی مسئلے پر اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل میں موجود بعض ارکان مثلاً چین اور روس کی طرف سے ویٹو کے مسئلے کا سامنا ہوگا اس صورت میں یہ اتحاد اپنے مفاد میں فیصلے کرے گا۔

پرنسٹن پروجیکٹ کا کہنا ہے کہ اس میں شمولیت کے خواہش مند ممالک اپنے ملکوں میں جمہوری اداروں مثلاً الیکشن اور دوسرے عوامل پر سختی سے عمل کر کے اپنی رکنیت کو ممکن بنائیں گے۔

**امریکی عوام اور امریکی طرز زندگی ہی اصل زندگی ہے:**

پروجیکٹ میں اصل زور اس بات پر ہے کہ یہ اتحاد امریکی عوام اور امریکی طرز زندگی کے لیے کام کرے۔ اس رپورٹ میں شامل چھ اہم نکات یہ ہیں:

۱۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو درپیش محض ایک خطرے کو مدنظر نہیں رکھا جائے گا بلکہ اس کا ہدف مختلف قسم کے خطرات ہوں گے۔

۲۔ اسلاموفاشزم کو مدنظر رکھتے ہوئے مستقبل میں ایسی غلطی سے اجتناب کیا جائے گا جس سے امریکہ دشمنوں کو طاقت حاصل ہو۔ دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ کو Global Counter Insurgency میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ جس کے ذریعے قانون کا نفاذ، خصوصی کارروائیاں اور خفیہ معلومات کا حصول ممکن ہوگا۔

۳۔ بین الاقوامی اداروں بشمول اقوام متحدہ میں بنیادی اصلاحات نافذ کی جائیں گی۔ اقوام متحدہ کو مزید جمہوری بنایا جائے گا، معاہدہ جمہوریت Concert of Democracies تشکیل دیا جائے گا اور نیوکلیائی صلاحیت نہ رکھنے والی ریاستیں تشکیل دی جائیں گی۔

۴۔ اقوام متحدہ کو پوری دنیا میں جمہوریت قائم کرنی چاہیے، مگر اس کا طریقہ فوراً الیکشن کا انعقاد نہیں ہو، بلکہ ایسے ممالک کے اندر عوامی، محاسبہ اور حقوق کا تحفظ کرنے والی حکومتوں کا قیام عمل میں لایا جائے۔

۵۔ امریکہ کو جمہوری ممالک کے انتہائی مضبوط دفاع کے لیے عسکری برتری کو قائم رکھنا ہوگا۔ نیز متوقع پیشگی حملوں Preemptive کے امکان کے پیش نظر دوسرے ممالک کی عسکری صلاحیت میں

رکاوٹ کے نظریے کو وقتاً فوقتاً بہتر بنانا ہوگا، پیشگی حملے کو آخری صورت کے طور پر استعمال کرنا ہوگا۔

۶۔ اقوام متحدہ کو تیل پر انحصار ختم کرنے کے لیے گیس کے اوپر ٹیکس کو متعارف کروانا ہوگا۔

نئی حکمت عملی میں چین، انڈیا، برازیل اور دوسری عالمی معاشی طاقتوں کو شامل کرنے کا عندیہ دیا گیا ہے۔ تاکہ اس نظام سے فائدہ اٹھانے والے ارکان میں تصادم کا خطرہ کم سے کم ہو۔

پرنسٹن پروجیکٹ نے توانائی کے مسئلے کو وسیع علاقائی اور ماحولیاتی تناظر کے اندر رکھا ہے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ''جب امریکہ تیل کے بدلے مشرق وسطیٰ کے ممالک کو کثیر رقم فراہم کرتا ہے تو اس کے نتیجے میں دو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ مطلق العنان حکومتوں تک امریکی دولت منتقل ہوتی ہے اور دوسری طرف ہمارے بعض اہم دشمن ممالک کی عسکری صلاحیتوں میں اس دولت کے ذریعے اضافہ ہوتا ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ہم ۱۵۰ ڈالر فی بیرل کی قیمت سے جو تیل استعمال کرتے ہیں اس کے نتیجے میں ماحولیات پر انتہائی مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ بدی کے اس محور کو توڑنا امریکی ترجیحات میں شامل ہونا چاہیے۔

### ایران کی شمولیت کے لیے نرم گوشہ:

یہ منصوبہ اس فکر کے تحت شروع کیا گیا ہے کہ ۱۹۴۵ء میں بین الاقوامی اداروں کا قائم کیا گیا۔ جال اب ٹوٹ چکا ہے لہٰذا موجودہ بین الاقوامی سیاسی نظام پر نظر ثانی کی ضرورت ہے، اقوام متحدہ کے مالیاتی فنڈ، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF)، عالمی بینک (WB) اور NATO جیسی عالمی تنظیموں میں بنیادی اصلاحات کی ضرورت ہے اور اب اس میں عالمی طور پر ابھرتے ہوئے نئے کھلاڑیوں مثلاً انڈیا، برازیل، جنوبی افریقہ، مصر اور ممکن ہو تو ایران کی عالمی قیادت میں شمولیت ہونی چاہیے۔ پروجیکٹ میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ارکان کی تنظیم نو اور اس میں نئی ابھرنے والے طاقتوں کی شمولیت اور ویٹو طاقت کے استعمال میں ترمیم کی بھی تجویز دی گئی ہے۔ اس وقت سلامتی کونسل کے پانچ ممبران [جن میں امریکہ، روس، چین، فرانس، اور برطانیہ شامل ہے] میں سے کوئی بھی رکن کسی بھی قرارداد کو ویٹو کرسکتا ہے۔ اس سلسلے میں پروجیکٹ کی تجویز ہے کہ کسی بھی فوری اقدام کے فیصلے کے لیے مثلاً سوڈان یا کوسوو میں امن فوج بھیجنا وغیرہ کے لیے ویٹو کو ختم کر دینا چاہیے۔ البتہ اعلانیہ قرار دادوں، مثلاً اسرائیل کی مذمت کرنے والی قرارداد کے خلاف ویٹو کو قائم رہنا چاہیے۔

### کنسرٹ آف ڈیموکریسی: امریکی سلامتی کا منصوبہ

قومی سلامتی کے اس پروجیکٹ کے ارکان میں سابقہ امریکی کابینہ کے ارکان اور وائٹ ہاؤس کے سینئر ممبران، ماہرین تعلیم، سفارت کار، ماہرین معیشت، ریٹائرڈ عسکری اور پینٹا گون کے افسران، بین الاقوامی عدالتوں میں کام کرنے والے وکلاء اور صحافیوں کا چھوٹا سا گروپ شامل ہے۔ [یہ بات قابل غور ہے کہ امریکہ جمہوریت کو اور جمہوری اداروں کو اپنی قومی سلامتی کے لیے ضروری سمجھتا ہے آخر کیوں؟ صدر بش نے دوسری مدت کے لیے صدر منتخب ہونے کے بعد تقریر میں کہا تھا کہ امریکہ دنیا کے ایک ایک تاریک غار میں جمہوریت کی شمع روشن کرے گا، اس کا مطلب وہ نظام، وہ اسلوب زندگی ہے جو امریکہ کو مطلوب ہے اس سے متصادم نہیں ہے اس کے سوا ہر نظام کو طاقت سے فنا کر دیا جائے گا، ساحل][اے ایف پی، تمام انگریزی اخبارات، ۳۰/ اکتوبر ۲۰۰۶ء]